بسم اللہ الرحمن الرحیم

آسٹریلین گائے کی قربانی کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آجکل مارکیٹ میں آسٹریلین گائے ملتی ہے، اس کی شکل وصورت عام گائے جیسی اور کھانا پینا بھی عام گائے کی طرح ہی ہوتا ہے، اس کی قربانی کرنا کیا جائز ہے؟ جبکہ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ اس کی پیدائش کا طریقہ یہ ہے کہ نر خنزیر سے مادہ گائے کو مخلوط کروایا جاتا ہے، ان کے اختلاط سے یہ آسٹریلین گائے پیدا ہوتی ہے۔

نوٹ: یہ عام گائے کی طرح ہی ہوتی ہے اسی طرح پالی جاتی ہے وحشی نہیں ہوتی۔

جواب

سوال میں مذکور آسٹریلین گائے، جس کی شکل وصورت اور کھانا پینا عام گائے کی طرح ہی ہوتا ہے، ایک عام پالتو گائے ہے۔ لہٰذا اس کی قربانی بلاشبہ جائز ہے؛ کیونکہ جن جانوروں کی قربانی شریعتِ اسلامیہ میں جائز ہے، ان میں پالتو گائے بھی شامل ہے، اور آسٹریلین گائے اسی کی ایک قسم ہے۔

سوال میں اس کی پیدائش کے بارے میں جو کہا گیا کہ یہ خنزیر کے اختلاط سے پیدا ہوتی ہے، اوّلاً تو اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ محض ایک مفروضہ ہے۔ جو لوگ اسے پالتے ہیں وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ متعدد افراد سے معلومات لینے پر یہی معلوم ہوا کہ یہ گائے کی ایک الگ نسل ہے، دیگر اقسام کی طرح، اور بیل کے ملاپ ہی سے اس کی نسل چلتی ہے۔

ثانیاً، بالفرض اگر یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ یہ نر خنزیر کے نطفے اور مادہ گائے کے ذریعے پیدا ہوتی ہے، تب بھی اس کا گوشت کھانا، دودھ پینا اور اس کی قربانی کرنا جائز ہی رہے گا؛ کیونکہ جانوروں کے بارے میں شریعت کا اصول یہ ہے کہ وہ اپنی ماں کے تابع ہوتے ہیں، یعنی بچے کا حکم وہی ہوتا ہے جو اس کی ماں کا ہوتا ہے۔

چنانچہ ہدایہ اور اس کی شرح بنایہ میں ہے "ویدخل فی البقر الجاموس؛ لأنه من جنسه، والمولود بین الأهلی والوحشی یتبع الأم (أی الذی ولد بین الحیوانات الأهلی، کالشاة مثلا وبین الحیوان الوحشی کالظبی مثلا یتبع أمه) لأنها هی الأصل فی التبعیة، حتی إذا انزا الذئب علی الشاة یضحی بالولد" یعنی گائے میں بھینس بھی شامل ہے (یعنی دونوں کی قربانی جائز ہے) کیونکہ یہ بھی گائے کی ہی جنس میں سے ہے۔ اور وہ جانور جو گھریلو اور وحشی جانور کے ملاپ سے پیدا ہو وہ اپنی ماں کے تابع ہے مثال کے طور پر بکری جو گھریلو جانور ہے اور ہرن جو کہ وحشی جانور ہے ان سے پیدا ہونے والا بچہ اپنی ماں (یعنی بکری) کے تابع ہوگا کیونکہ تابع ہونے

میں ماں ہی اصل ہے حتی کہ اگر بھیڑیے نے بکری سے ملاپ کیا تو اس سے پیدا ہونے والے جانور کی قربانی ہوسکتی ہے۔ (الھدایۃ مع البنایۃ، کتاب التضحیۃ، جلد12، صفحہ48، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

الجوہرۃ النیرۃ میں ہے: "(والأضحية من الإبل، والبقر، والغنم) ولا يجوز فيها شيء من الوحش فإن كان متولدا من الأهلي، و الوحشي فإن المعتبر في ذلك الأم لأنها هي الأصل في التبعية حتى إذا نزا الذئب على الشاة يضحى بالولد وكذا إذا كانت البقرة أهلية نزا عليها ثور وحشي فإن كان على العكس لم يجز أن يضحى بالولد" ترجمہ: اور قربانی اونٹ، گائے اور بکری کی ہو سکتی ہے کسی وحشی جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اگر جانور گھریلو اور وحشی جانور کے ملاپ سے پیدا ہو تو اس میں ماں کا اعتبار ہے کیونکہ تابع ہونے میں ماں ہی اصل ہے حتی کہ بھیڑیے نے اگر بکری سے ملاپ کیا تو پیدا ہونے والے بچے کی قربانی ہوسکتی ہے یونہی اگر گھریلو گائے سے وحشی بیل نے ملاپ کیا تو جائز ہے اس کا الٹ ہو تو پھر پیدا ہونے والے بچے کی قربانی جائز نہیں۔ (الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الاضحیۃ، جلد2، صفحہ189، المطبعۃ الخیریہ)

آسٹریلین گائے کے بارے میں اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مفتی وقارالدین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''جب ان گایوں کی شکل وصورت گایوں جیسی ہی ہے اور خوراک بھی گایوں جیسی کھاتی ہیں تو صرف کوہان نہ ہونے سے ان کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں، صرف افواہ کا اعتبار کرکے کوئی چیز حرام نہیں ٹھہرائی جاسکتی۔ اگر کوئی شخص ثابت کردے کہ فلاں اور فلاں جانور کو باہم ملاکر کے یہ گائے پیدا ہوتی ہے تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر نر حرام جانور تھا اور مادہ حلال تو اس کا بچہ حلال ہوگا اور اگر مادہ حرام جانور تھی اور نر حلال تو ان کا بچہ حرام ہوگا یعنی جانوروں میں مادہ کا اعتبار ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ لہٰذا اگر یہ ثابت ہوجائے کہ اس گائے کی ماں حرام جانور تھی تو گائے حرام ہوگی اور یہ ثابت ہو نہیں سکتا۔ (وقار الفتاوی جلد1، صفحہ209، بزم وقارالدین، باب المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

مصدق: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: GRW-0269

تاریخ اجراء: 13 جمادی الاخری 1443ھ/17 جنوری 2022ء